

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

منقش آغانہ

الحق اپنی حیاتِ مستعار کے اکیس برس پورے کر کے بائیسویں سال میں قدم رکھ رہا ہے۔ فیاضِ ازل نے اپنے خصوصی فضل و کرم اور عنایت و مہربانی سے اُسے جس قدر اور جس جس طرح نوازا، وسائل کی قلت اسباب کے فقدان، پرخطر راستوں اور لغزش و خطا کے سینکڑوں اندیشوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے پیغام کی اشاعت دین کی خدمت صراطِ مستقیم کی ہدایت، توکل و استقامت، نہایت کمشن صبرِ آزما مراحل اور شکل ترین حالات میں بھی حق کی حمایت اور اعلاء کلمۃ اللہ کی توفیق ارزائیاں فرمائیں۔ اس پر خدنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔

انتشار و افتراق، بے دینی و الحاد اور امت مسلمہ کے اس دور انحطاط میں جس طرح شرعی حدود، نظامِ شریعت اور تعلیماتِ نبوت کو بالائے طاق رکھ کر قدیم جاہلی رجحانات، اباحت و آزادی، قبائلی عصبیت و غرور، قانون شکنی، بے لگاری اور بے دین زندگی کو پوری اسلامی سوسائٹی پر غالب کر دینے کی کھلی تدبیریں جاری ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اپنے بے پناہ الطاف و عنایات کے پیش نظر الحق کو نوازا اور یہ توفیق دی کہ اس نے اباحت و آزادی کے غلط رجحانات کا مقابلہ کیا، امت مسلمہ کو ایمانی روح پیدا کرنے، اللہ تعالیٰ کے دین کو اپنانے، اسکی عبادت اور اس کے احکام کی اطاعت کرنے کی طرف دعوت دی۔ دینِ اسلام پر، اس کے اصول و ماخذ پر اور اسکی تعبیرات پر اعتماد کو از سر نو استوار کرنے کا پیغام پھیلایا۔ امت کو نئے فتنوں میں پڑنے سے بچانے اور ملت کے بکھرے ہوئے شیرازہ کو مجتمع کرنے کے سلسلہ میں عوام و خواص، علماء و مشائخ اور رہنمایاں ملت کو توجہ دلائی سلاطین و حکام اور معاشرہ کا عام احتساب کیا۔ شکوک و شبہات کے جوابات دئے جدید و قدیم اور خلافت اسلام فتنوں کی سرکوبی کی۔

بعض اوقات حالات کی نامساعدت، فضا کی ناہمواری، ملامت احباب اور مخالفتوں کے طوفان کے باوجود الحق نے جس راہ کو حق سمجھا اور کثرتِ مروج اور شدتِ طوفان کے ہوتے ہوئے بھی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ناست پر بھروسہ کرتے ہوئے بغیر کسی خوفِ اومتہ لائم کے ہر طرح کی بے سرو سامانی اور ناتوانی کے باوجود کشتی سمندر میں ڈال دی جب ظلمات دور ہوئے تو سب نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے کشتی کو سمتِ صحیح میں ساحلِ مراد کے قریب کر دیا۔

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا -

گزشتہ سال ڈیڑھ سال سے جب ہوا کا رخ سیاسی نقطہ نظر سے اقتدار کی جنگ، مغربی جمہوریت کی بولی لادینی قوتوں کے ابھارنے اور منافقت کے پاؤں جانے کی طرف مڑا اور کچھ لوگ خود کو سب کچھ سمجھ کر بھی نفس و عاشاک اور بے جان تنکوں کی طرح ہوا کے رخ پر اڑنے لگے۔ الحمد للہ کہ الحق نے گمراہی و تعصب، جماعتی وابستگی، مفادات و

مقاصد مصلحت و مہارت، کسی طمع و خوف اور مخالفت کے شور و ہنگامہ سے بے نیاز و بالاتر وہ کمالیہ اسلامی طریقہ انقلاب و سیاست کے سنگ میل اور تحریک نظام شریعت کے نشان راہ قائم کئے چونکہ موقف صحیح تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہی شریعت نماذ کی صورت میں انعام سے نوازا جو قرب منزل کی یقین آفرین علامت ہے۔

شکست و فتح نصیبوں سے ہے دے آئے میر مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، اسکی مہربانیوں اور توفیق ارزانیوں سے ہوا جو یقیناً حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کی سرپرستی، اکابر علماء و مشائخ کی توجہ و دعا اور قائدین الحق کے مخلصانہ تعاون اور ہمت افزائیوں کا ثمرہ ہے جس کے ابو و ثواب میں سب برابر کے شریک ہیں

۱۹۷۷ء کے مارشل لاء سے لیکر ریفرنڈم، ۱۹۸۵ء کے الیکشن، مسلم لیگ کی حکومت کی تشکیل اور وزیر اعلیٰ کی بندر بانٹ تک، مارشل لاء کے خاتمے، سیاست دانوں کے اکٹھے، مطالبات، جلسوں جلوسوں، شور و ہنگامہ اور بے نظیر کی آمد سے لیکر ماسکو اور لندن میں ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی منصوبہ بندیوں سادہ لوح عوام کے سروں کے سودا بازی اور نظام شریعت کے خلاف شرم انسانیت خواتین سے اسمبلی ہال کے سامنے مظاہرہ کرانے تک، اندرون ملک قسمت و انتشار، علیحدگی پسندانہ رجحانات سے لیکر ملکی سرحدات پر متعصب کرنے والے اندیشوں و خطرات تک ہرم کے فسادات سے لیکر سندھ و کراچی کے حالیہ غیر یقینی حالات تک غرض جس پہلو سے بھی غور کیا جائے اور روزانہ کے واقعات، حالات و مشاہدات اور قرائن و آثار کو سامنے رکھا جائے تو کون ہے جسے مریض کے ہون بلب ہونے کا یقین نہ ہو، سب جانتے ہیں کہ مریض جاں گسل ہے حکیم حاذق ہو یا ادنیٰ سوچھ بوجھ رکھنے والے عام شہری سب کو مریض کی تشخیص بھی ہو چکی ہے۔ علاج کیلئے قوت اور وسائل اور اسباب سب کچھ موجود ہیں مگر نسخہ شفا و استعمال کرنے کے بجائے محض ورد پر اکتفاء کرنے یا اندر کی جوہری دوا کو تبدیل کر کے محض لیبل قائم رکھنے پر اصرار کیا جا رہا ہے۔ ارباب بصیرت جانتے ہیں کہ یہ مریض کو جان سے مار ڈالنے کے عزائم ہیں جب روح مضطرب ہو کر نکل جاتی ہے تو جسم کو بھی دفن کر دیا جاتا ہے۔ ولا فاعلمہا اللہ

خدا سے خیر مانگو آشتیاں کی نظر بدلی ہوئی ہے آسمان کی

مملکت خدا داد پاکستان کا مزاج اس کے بقاء و قیام اور استحکام کی روح صرف اور صرف نظام شریعت کے نفاذ ہی میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چالیس سال سے علماء و مشائخ ملک کے جسور و غیور باشندے اور جمہور مسلمان متفقہ طور پر نفاذ شریعت ہی کا مطالبہ کرتے آئے ہیں اور اب جبکہ عمر مملکت کے چالیس سال پورے ہو رہے ہیں علماء کی طرف سے بطور انداز و تنبیہ اور اتمام حجت کے پارلیمنٹ میں نظام شریعت کے مکمل نفاذ کیلئے قرارداد

پیش کر دیا گیا ہے۔ مگر حیرت ہے کہ ارباب اقتدار اور لادینی حیاست دان آپس میں ہزاروں اختلافات کے باوجود نظام شرعی سے نقطہ مخالفت پر متحد ہو گئے ہیں۔ وجہ ظاہر ہے کہ نظام شرعی کے ذریعہ منافقانہ حکومت اور لادین سیاست کی میکیدلی سیاست ناکام اور بدترین نظام کا استحصال کر کے خالص آسمانی و روحانی اور قرآنی نظام قائم کر دیا جائے گا۔ چونکہ شرعی بل یا نظام شرعی کسی فرد یا پارٹی، کسی فرقہ یا جماعت یا محض اقتدار کی تبدیلی کا نام نہیں بلکہ تبدیلی نظام اور فکر کل نظام ہے۔ اس لئے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق مدظلہ کی دعوت پر تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مشائخ عظام، علماء کرام، سیاسی زعماء اور دانشور حضرات اپنے گروہی و جماعتی وابستگیوں سے بالاتر رہ کر متحدہ شرعی محاذ کے پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے اور محاذ کے قیام و تشکیل میں بھرپور حصہ لیا۔ محاذ کے پہلے اجلاس میں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو محاذ کا کنوینر مقرر کیا گیا۔

الحمد للہ کہ شرعی محاذ یوم تاسیس سے اب تک کی قلیل مدت میں پورے ملک کی ایک عظیم تحریک بن کر اسلامیان پاکستان کے دلوں کی دھڑکن بن گیا۔ جولائی کو اسمبلی ہال کے سامنے عظیم الشان تاریخی مظاہرہ کے علاوہ پورے ملک میں پرامن جلسوں، جلوسوں اور ہمہ گیر احتجاجی مظاہروں سے فضا ایک بار پھر نظام شرعی سے گونج اٹھی، اور اب نتیجہً ۲۶ اکتوبر کو ملک کے چاروں صوبوں سے جملہ مکاتب فکر کے اکابر علماء، مشائخ و رہنما، سیاسی زعماء، دانشور اور وکلاء کا جامعہ نعیمیہ لاہور میں ایک عظیم الشان نمائندہ اجلاس منعقد ہوا، شرکائے اجلاس نے متفقہ طور پر حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی قیادت پر اعتماد کا اظہار کیا اور شرعی محاذ کی تشکیل نو کے موقع پر انہیں شرعی محاذ کا باقاعدہ طور پر صدر منتخب کر لیا گیا۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ علماء کے پیش کردہ شرعی بل پر تمام مکاتب فکر کے ارباب علم و بصیرت متفق ہیں۔ لہذا محاذ کے رہنما و قائدین اور کارکن اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جب تک پارلیمنٹ اور سپریم کورٹ سے لیکر ضلع و تحصیل اور مقام کی سطح تک عدالتی نظام میں شرعی کو مکمل طور پر نافذ نہیں کر دیا جاتا۔ اور یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تحریک شرعی کا آغاز ۱۸ نومبر کو اسمبلی ہال کے سامنے ملکی سطح پر ایک عظیم الشان جلسہ اور بھرپور مظاہرہ سے کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں صوبائی اور ضلعی سطح پر شرعی محاذ کے زیر اہتمام کمیٹیاں تشکیل دی جا چکی ہیں۔

جملہ ہی خواہان ملت اور تمام اہل اسلام کا فرض ہے کہ تحریک نفاذ شرعی کے اس نازک ترین اور اہم موڑ پر خلوص و لہجیت، اتحاد و یکجہتی، حمیت و مرفوشی اور ایثار و قربانی کا ثبوت دیں اور ممکن حد تک اپنے وسائل و ذرائع بروئے کار لا کر اس مظاہرہ کو کامیاب بنائیں۔ انشاء اللہ تحریک نفاذ شرعی کی پیش رفت کے سلسلہ میں یہ مظاہرہ انقلاب آفرین ثابت ہوگا۔

کعبہ الحق

واللہ یقول الحق وهو یهدی السبیل